سوال

(500)فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر درست ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فرض نمازوں کے بعد تسبیح کے جہری یا سری پڑھنے کے بارے میں ہمارے ہاں بہت جھگڑا ہے لہذا امید ہے کہ اس موضوع کے درج ذیل پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی فرمایئں گے :

1۔ تسبیح جہری طور پر پڑھنا افضل ہے۔ یا سری طور پر؟

2۔ اگر جہری طور پر پڑھنے سے ان لوگوں کی نماز میں خلل پڑتا ہو جن کی کچھ نماز جماعت سے رہ گئی ہو تو اس کا کیا حل ہے ؟

3۔ اس قسم کے مسائل کے بارے میں جھگڑا کرنے والوں کے لئے خصوصاً جو مسجدوں میں جھگڑتے ہوں آپ کی کیا نصیحت ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث سے ثابت ہے کہ :

«أن رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم. وقال ابن عباس كنت أعلم إذا انصرفوا بذلك إذا سمعته». (صحیح بخاری حدیث نمبر841)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے زکر کرتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ لوگوں کی اس بلند آواز کو سن کر ہی مجھے معلوم ہوتا کہ وہ نماز سے فارغ ہوگئے ہیں۔''

یہ حدیث صحیح ہے۔ اوراس طرح وہ احادیث جو اس کے ہم معنی ہیں اور ابن زبیر مغیرہ بن شعبہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں۔ وہ سب بھی اس بات پر دلالت کناں ہیں۔ کہ فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس قدر بلند آواز سے زکر مشروع ہے۔ جسے وہ لوگ بھی سن لیں جو مسجد کے دروازے کے پاس یا گرد وپیش ہوں اور انہیں معلوم ہوجائے کہ نماز مکمل ہوگئی ہے۔ اور جس شخص کے پاس کوئی نماز پڑھ رہا ہو اسے چاہیے کہ وہ نسبتاً زرا کم آواز سے زکر کرے تاکہ اس کی نماز میں خلل نہ پڑے اس کے لئے افضل یہی ہے تاکہ اس سلسلے کی دیگر احادیث پر بھی عمل ہوجائے۔ فرض نماز سے فراغت کے بعد بلند آواز سے زکر کرنے کے بہت سے فائدے ہیں مثلاً اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے ثناء کا اظہار ہے کہ اس نے احسان فرمایا کہ اس عظیم فرض کے ادا کرنے کی توفیق بخشی اس میں جاہل کے لئے تعلیم اور بھولنے والے کے لئے تزکیر کا سامان بھی ہے۔ اور اگر اس طرح بلند

آواز سے ذکر نہ کیا جاتا تو یہ سنت بہت سے لوگوں سے مخفی رہ جاتی۔ واللہ ولی التوفیق (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

صفحہ نمبر418

محدث فتویٰ